سوالنامہ

کرپٹو کرنسی کا شرعی حکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حضرات مفتیانِ کرام،

عرض یہ ہے کہ کرپٹو کرنسی سے متعلق میرے چند سوالات ہیں۔ آپ حضرات سے درخواست ہے کہ ان کے تفصیلی جوابات دے دیجئے۔ سوالات آپ حضراتِ مفتیانِ کرام کی خدمت میں پیش کرنے سے پہلے تمہیداً میں اپنا تعارف پیش کرتا ہوں اور پھر ٹھوس اور مستند عالمی معاشی اور سائنسی ماہرین کی تحقیق کا خلاصہ بمع حوالہ جات پیش کرتا ہوں۔

میرا نام مبشر حسین رحمانی ہے اور مختصراً میرا تعارف یہ ہے کہ میں منسٹر ٹیکنالوجیکل یونیورسٹی (MTU) آئرلینڈ کے کمپیوٹر سائنس ڈیپارٹمنٹ میں لیکچرار ہوں اور پچھلے کئی سالوں سے بلاک چین کے موضوع پر تدریس و تحقیق انجام دے رہا ہوں۔ میں نے ۲۰۱۱ میں یونیورسٹی آف پیرس VI، فرانس سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ میں نے آٹھ کتابیں لکھیں ہیں جن میں سے دو کتابیں بلاک چین ٹیکنالوجی سے متعلق ہیں، جس میں سے ایک کتاب کو باقاعدہ ٹیکسٹ بک کے طور پر آئرلینڈ میں ماسٹرز کے نصاب کا حصہ بنایا گیا ہے۔ بلاک چین کے موضوع پر میرے دسیوں تحقیقی مقالے دنیا کے بہترین تحقیقی جرائد کے اندر شائع ہو چکے ہیں۔ نیز دو طالبعلموں نے بلاک چین کے موضوع پر میری سُپرویژن میں پی ایچ ڈی آسٹریلیا سے مکمل کی ہے۔ اس کے علاوہ مجھے کئی بہترین تحقیقی مقالوں کے ایوارڈز مل چکے ہیں۔ مجھے کمپیوٹر سائنس کے شعبے میں میری سائنسی تحقیق کی بنیاد پر مسلسل تین سالوں سے یعنی سن ۲۰۲۰، ۲۰۲۱ اور ۲۰۲۲ میں دنیا کے ایک فیصد بہترین سائنسدانوں کی فہرست میں میں شامل کیا گیا۔

- کرپٹو کرنسی کے حوالے سے چند ٹھوس سائنسی اور معاشی حقائق و تحقیقات کا خلاصہ آپ کے پیشِ خدمت ہے۔

✓ کرپٹو کرنسی ایک فرضی کرنسی ہے اور حسّی طور پر تو درکنار ڈیجیٹل طور پر بھی موجود نہیں ہوتیں۔

✓ بٹ کوائن کرپٹو کرنسی میں کوائن سرے سے موجود ہی نہیں ہوتے بلکہ بٹ کوائن کرپٹو کرنسی کھاتے یعنی لیجر میں محض فرضی نمبروں کا اندراج ہے۔

✓ بٹ کوائن کرپٹو کرنسی کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل نہیں کیا جاتا بلکہ ٹرانزیکشن کا لیجر میں اندراج کیا جاتا ہے جو کہ بٹ کوائن کرپٹو کرنسی کی ملکیت کے ثبوت کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے اور اس کیلئے "پبلک پرائیوٹ کی" اور "یو ٹی ایکس او" UTXO کا استعمال کیا جاتا ہے۔

✓ یورپی یونین کی اقتصادی اور مالیاتی امور کی کمیٹی نے اپنی رپورٹ یورپین پارلیمنٹ میں جمع کروائی ہے جس میں عالمی معاشی ماہرین کے مطابق ڈیجیٹل کرنسیوں کو بطور آلۂ مبادلہ استعمال نہیں کیا جارہا اور نہ ہی کیا جاسکتا ہے [1] ۔ نیز کرپٹو کرنسیوں کو بطور قدر شمار کرنے

کے استعمال نہیں کیا جاسکتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ کرپٹو کرنسیاں، کرنسی کے بنیادی اوصاف پر پورا نہیں اترتیں۔ یعنی عالمی معاشی ماہرین کے مطابق کرپٹو کرنسی، کرنسی نہیں ہے!

- ✓ ایک اور سائنسی تحقیق کے مطابق بٹ کوائن کو بطور کرنسی استعمال نہیں کیا جارہا اور نہ ہی کیا جاسکتا ہے۔ تقریباً دو سے پانچ فیصد لوگوں نے بٹ کوائن کو چیزوں اور اشیاء کی خریداری کیلئے استعمال کیا۔ جبکہ پچانوے فیصد لوگوں نے اس کو بطور سرمایہ کاری کے استعمال کیا[2]۔
- ✓ یورپی سپروائزری اتھارٹیز صارفین کو خبردار کرتی ہیں کہ بہت سے کرپٹو اثاثے انتہائی رسکی اور سٹے بازی یعنی قیاس آرائی پر مبنی ہیں۔ یہ زیادہ تر ریٹیل صارفین کے لیے بطور سرمایہ کاری یا ادائیگی یا تبادلے کے لئے موزوں نہیں ہیں [3]۔
- ✓ ایک اور سائنسی تحقیق کے مطابق تین کرپٹو کرنسیوں یعنی ڈوج کوائن Dogecoin، زیڈ کیش ZCash، اور ایتھریم کلاسک Ethereum Classic میں اکیاون فیصد سے زیادہ دولت سو سے کم لوگوں (ایڈریس) کے پاس مرتکز ہے [4]۔ یعنی کرپٹو کرنسی کے اندر دولت کی تقسیم اصلی دنیا کی معیشت سے بھی بری ہے۔
- ✓ شروع کے دو سالوں میں بٹ کوائن کی تمام دولت پر محض ۶۴ لوگوں کا قبضہ تھا [5]۔ یعنی بٹ کوائن لانچ ہونے سے لے کر بٹ کوائن کی قیمت ایک امریکی ڈالر تک، یعنی تقریباً دو سال کا عرصہ، جو نسٹھ لوگ وہ ہیں جنہوں نے زیادہ تر بٹ کوائن کو مائن کیا۔
- ✓ مارک کارنی جو کہ بینک آف کینیڈا کے سن ۲۰۰۸ سے ۲۰۱۳ تک گورنر رہے اور پھر ۲۰۱۳ سے ۲۰۱۸ تک بینک آف انگلینڈ کے گورنر رہے، نے اسکاٹش اکنامکس کانفرنس ایڈنبرا یونیورسٹی، برطانیہ میں مارچ ۲۰۱۸ میں اپنے خطاب بعنوان "زر کا مستقبل" یعنی The Future of Money میں بہت ہی واشگاف الفاظ میں کہا کہ "کرپٹو کرنسی کافی حد تک لاٹری ہے" یعنی آسان الفاظ میں کرپٹو کرنسی جُوا، قمار، میسر یعنی Gambling کی شکل ہے۔ اُن کا یہ خطاب بینک آف انگلینڈ کی ویب سائٹ پر تحریری شکل میں بھی موجود ہے[6]۔
- ✓ کرپٹو کرنسیوں سے سافٹ ویئر کی طرح ذاتی انتفاع حاصل نہیں کیا جاسکتا۔
- ✓ کرپٹو کرنسی کی کوئی ذاتی قدر نہیں اور قیمتِ اسمیہ بھی نہیں لہذا اس کا مالِ مُتَقَوَّم ہونا مشکوک ہے۔
- ✓ ہر کوئی اپنی کرپٹو کرنسی بنا سکتا ہے۔ اس وقت سترہ ہزار سے زائد کرپٹو کرنسیاں وجود میں آچکی ہیں۔ اس میں بیع قبل القبض کا معاملہ ہے۔ اس کا زیادہ استعمال سٹے بازی میں ہے۔ یہ زر (کرنسی) کے طور پر استعمال نہیں کی جاسکتی۔ اس کی قیمت میں بہت زیادہ اتار چڑھاؤ ہے جس کے سبب اس کا استعمال سٹے بازی میں بہت ہو رہا ہے۔
- ✓ اس پر کچھ لوگوں اور اداروں کی اجارہ داری ہے۔ اس میں کئی جگہوں پر غرر کثیر ہے جس میں مائننگ کا عمل سرفہرست ہے۔
- ✓ کرپٹو کرنسی بجلی اور گیس کی طرح عمدہ اموال میں شامل نہیں۔
- ✓ اس کو انتظامی طور پر کچھ ادارے اور لوگ کنٹرول کرتے ہیں اور یہ مروجہ سودی بینک نظام سے بھی بدتر ہے۔
- ✓ اس کی قیمت میں کمی اور زیادتی پر چند لوگ اور اداروں کا قبضہ ہے۔
- ✓ کرپٹو کرنسی کے پیچھے کوئی حکومت نہیں۔

- کرپٹو کرنسی کے حوالے سے مستند دار الافتاؤں نے عدم جواز کے درجِ ذیل فتویٰ جاری کیے ہیں اور اکابر جمہور مفتیانِ کرام کی کرپٹو کرنسی سے متعلق رائے عدم جواز کی ہی ہے۔

اُم المدارس دارالعلوم دیوبند[1] کرپٹو کرنسی سے متعلق یہ کہتی ہے:

"کرپٹو کرنسی (بٹ کوئن وغیرہ) کو آپ ڈیجیٹل کرنسی کہیں یا ڈیجیٹل تجارتی چیز، بہر صورت یہ ایک فرضی چیز ہے اور اس کا عنوان ہاتھی کے دانت کی طرح محض دکھانے کی چیز ہے۔ بٹ کوئن یا کوئی بھی کرپٹو کرنسی فقہائے کرام کی تصریحات کی روشنی میں از روئے شرع مال نہیں ہے اور نہ ہی یہ ثمن عرفی ہے۔ نیز اس کاروبار میں حقیقت میں کوئی مبیع وغیرہ نہیں ہوتی اور نہ ہی اس میں بیع کے جواز کی شرعی شرطیں پائی جاتی ہیں؛ بلکہ در حقیقت یہ فاریکس ٹریڈنگ کی طرح سود اور جوے کی شکل ہے، اس لیے کرپٹو کرنسی (بٹ کوئن یا کسی بھی ڈیجیٹل کرنسی) کی خرید وفروخت کی شکل میں نیٹ پر چلنے والا کاروبار شرعاً حلال وجائز نہیں ہے، اس لیے کسی مسلمان کے لیے اس کاروبار میں پیسے انویسٹ کرنا بھی شرعاً جائز نہ ہو گا"۔

اس طرح جامعہ العلوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن[2]، کرپٹو کرنسی سے متعلق یہ کہتی ہے:

"واضح رہے کہ ڈیجیٹل کرنسی ، کرپٹو کرنسی یا بٹ کوئن کا کوئی مادی وجود نہیں ہے ایک فرضی اور حسابی چیز ہے، لہذا اس کے ذریعہ پاکستان میں یا پاکستان سے باہر لین دین اور سرمایہ کاری کرنا جائز نہیں ہے۔"

تجارت کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا میں ہے "بٹ کوائن" محض ایک فرضی کرنسی ہے، اس میں حقیقی کرنسی کے بنیادی اوصاف اور شرائط بالکل موجود نہیں ہیں، لہذا موجودہ زمانے میں "کوئن" یا "ڈیجیٹل کرنسی" کی خرید و فروخت کے نام سے انٹرنیٹ پر اور الیکٹرونک مارکیٹ میں جو کاروبار چل رہا ہے وہ حلال اور جائز نہیں ہے، وہ محض دھوکا ہے، اس میں حقیقت میں کوئی مادی چیز نہیں ہوتی، اور اس میں قبضہ بھی نہیں ہوتا صرف اکاؤنٹ میں کچھ عدد آجاتے ہیں، اور یہ فاریکس ٹریڈنگ کی طرح سود اور جوے کی ایک شکل ہے، اس لیے "بٹ کوائن" یا کسی بھی "ڈیجیٹل کرنسی" کے نام نہاد کاروبار میں پیسے لگانا اور خرید و فروخت میں شامل ہونا جائز نہیں ہے۔ (۲/ ۹۲، بیت العمار، کراچی)۔

- کچھ حضرات کرپٹو کرنسی کے جواز کی بڑے زور و شور سے تحریک چلا رہے ہیں اور نوجوان مفتیانِ کرام، سادہ لوح نوجوانوں اور عوام کو کرپٹو کرنسی کی غلط ماہیت بتا کر کرپٹو کرنسی کو جائز قرار دے رہے ہیں۔

---

[1] دارالافتاء دارالعلوم دیوبند، جواب نمبر: 158329
https://darulifta-deoband.com/home/ur/business/158329

[2] فتویٰ نمبر: 144406101332 دارالافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن
https://www.banuri.edu.pk/readquestion/karaptwkrnsi-ky-karobar-kahukm-144406101332/10-01-2023

- کیونکہ عوام تو جس میں خواہش ہو اور مطلب براری ہو اسی چیز کو اختیار کرتے ہیں، اس لئے بڑے نامور مفتیانِ کرام کے فتویٰ کو چھوڑ کر ان کے مقابلے میں عوام ان حضرات کی باتوں کو لے کر کرپٹو کرنسی کو اختیار کر رہے ہیں۔
- کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام کہ کرپٹو کرنسی کا فی نفسہ شرعی حکم کیا ہے؟ فقہی تکییف کیا ہے؟ یہ کاروبار کے حکم میں ہے یا اس کو جُوا یا سٹے بازی میں شمار کیا جائے گا؟ کیا اس کی خرید و فروخت جائز ہے یا ناجائز؟ کیا اس سے کسی چیز کی خرید و فروخت کی جا سکتی ہے؟ اس سلسلے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اور عوام کو اس کے بچانے کی کیا ترتیب بنائی جائے؟

مستفتی، مبشر حسین رحمانی (آئرلینڈ)
بدھ، ۲۶ شوال ۱۴۴۴ھ مطابق ۱۷ مئی ۲۰۲۳

References

[1] GERBA, E. and RUBIO, M., *Virtual Money: How Much do Cryptocurrencies Alter the Fundamental Functions of Money?*, Study for the Committee on Economic and Monetary Affairs, Policy Department for Economic, Scientific and Quality of Life Policies, European Parliament, Luxembourg, 2019.

[2] Dirk G. Baur, KiHoon Hong, Adrian D. Lee, *Bitcoin: Medium of exchange or speculative assets?*, Journal of International Financial Markets, Institutions and Money, Volume 54, 2018.

[3] European Supervisory Authorities Warnings on Cryptocurrency, Source: https://www.eba.europa.eu/eu-financial-regulators-warn-consumers-risks-crypto-assets

[4] Ashish Rajendra Sai, Jim Buckley and Andrew Le Gear, *Characterizing Wealth Inequality in Cryptocurrencies*, Frontiers in Blockchain, Vol. 4, Article 730122, December 2021.

[5] Alyssa Blackburn, Christoph Huber, Yossi Eliaz, Muhammad Saad Shamim, David Weisz, Goutham Seshadri, Kevin Kim, Shengqi Hang, Erez Lieberman Aiden, *Cooperation among an anonymous group protected Bitcoin during failures of decentralization*, CoRR abs/2206.02871, Jun 2022.

[6] Mark Carney (Bank of England Governor), The Future of Money, Bank of England, 2018. https://www.bankofengland.co.uk/speech/2018/mark-carney-speech-to-the-inaugural-scottish-economics-conference

الجواب باسم ملہم الصواب

واضح رہے کہ حضرات فقہاءِ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے خرید وفروخت کے جوارکان اور شرائط بیان فرمائیں ہیں ان میں سے بنیادی شرط یہ ہے کہ معقود علیہ اور ثمن دونوں مال ہوں اور مال کی تعریف میں بھی حضرات فقہاءِ کرام رحمہ اللہ تعالیٰ نے جو بنیادی نکات بیان فرمائے ہیں ان میں سے سب سے اولین اور بنیادی نکتہ کسی چیز کا خارجی وجود کا ضروری ہونا ہے جبکہ کرپٹو کے عنوان سے یا اور کسی عنوان سے شائع ڈیجیٹل کرنسی کا کوئی خارجی وجود نہیں ہے بلکہ وہ اسکرین پر نظر آنے والی محض ایک فرضی شے ہے لہٰذا کرپٹو کرنسی یا کوئی بھی ڈیجیٹل کرنسی پر مال کی تعریف صادق نہیں آتی اور محض کسی چیز کا سرکاری سطح پر یا عوامی سطح پر رائج ہو جانے سے اس چیز کا مال ہونا ثابت نہیں ہوتا جب تک اس میں شریعتِ مطہرہ کے بیان کردہ شرائط موجود نہ ہوں، لہٰذا ڈیجیٹل کرنسی خریدنا یا اس کے ذریعے سے دیگر خریداری کرنا بیع باطل اور ناجائز ہے اور اس کے ذریعے سے خرید وفروخت سے حاصل ہونے والی آمدنی بھی حرام ہے اس لیے ہر مسلمان پر واجب ہے کہ اس قسم کے ناجائز ذریعہ آمدن سے خود بھی اجتناب کرے اور دوسروں کو بھی اس سے بچانے کی کوشش کرے۔

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ، بنوری ٹاون کراچی کا تفصیلی جواب حقائق اور دلائل پر مبنی ہے، ہم من وعن مکمل طور پر اس سے اتفاق اور اس کی تائید کرتے ہیں۔

قال العلامة الحصكفي رحمه الله تعالىٰ : (بطل بيع ماليس بمال) والمال ما يميل اليه الطبع و يجرى فيه البذل والمنع .درر.

وقال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : فالأولىٰ ما فى الدرر من قوله : المال موجود يميل اليه الطبع الخ، فانه يخرج بالموجود المنفعة فافهم.(الشامية ٧/٢٣٤،ط:رشيديه)

وقال رحمه الله تعالىٰ ايضاً : وشرط المعقود عليه ستة :كونه موجودا مالا متقوما مملوكا فى نفسه وكون الملك للبائع فيما يبيعه لنفسه وكونه مقدور التسليم.(الشامية ٧/١٣،ط:رشيديه)

فقط واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

کتبہ : امین اللہ

المتخصص بدار الافتاء بجامعة الخلفاء الراشدين ﷺ

مدنی کالونی ماری پوری کراتشی

۲۷/ذی القعدہ ۱۴۴۴ھ

الجواب صحیح

محمد لقمان

۲۸/ذوالقعدہ ۱۴۴۴ھ

الجواب صحیح

۲۷/ذی القعدہ ۱۴۴۴ھ